سوال

خارجی فرقہ کی پہچان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے جو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

يَخرُجُ قَومٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحداثُ الأَسنَانِ سُفَهاءُ الأَحلامِ يَقُولُونَ مِن قَولِ خَيرِ البَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُم حَنَاجِرَهُم يَمرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَينَمَا لَقِيتُمُوهُم فَاقتُلُوهُم فَإِنَّ فِي قَتلِهِم أَجرًا لِمَن قَتَلَهُم يَومَ القِيَامَةِ)

’’آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے۔ مخلوق کی نہایت بہتر بات کہیں گے۔ ان کے ایمان ان کے گلے سے آگے نکل جائیں گے (صرف زبان پر ایمان ہو گا دل میں نہیں) ‘دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح (زور سے چلایا ہوا) تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے ‘تم انہیں جا ملو‘قتل کر دو‘ ان کے قتل کرنے والے کو ان کے قتل کا ثواب ہے ‘قیامت کے دن تک‘

یہ حدیث کن لوگوں کے متعلق ہے ؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس زمانہ کی طرف اشارہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث اور اس مفہوم کی دوسری حدیثوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرقے کا ذکر کیا ہے جسے ’’خارجی ‘‘کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دین میں غلو کرتے اور مسلمانوں کو ان گناہوں کی بنا پر کافر قرار دیتے ہیں جنہیں اسلام نے موجب کفر قرار نہیں دیا۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کے زمانے میں ظاہر ہوئے تھے اور انہوں نے آپ پر کئی امور کی وجہ سے تنقید کی۔ جناب علیؓ نے انہیں حق کی طرف بلایا اور ان سے مسائل میں مناظرہ کیا۔ نتیجتاً بہت سے خارجیوں نے حق قبول کر لیا اور باقی (اپنے موقف پر) اڑے رہے۔ جب انہوں نے مسلمانوں پر زیادتی کی تو حضرت علیؓ نے ان سے جنگ کی ‘اس کے بعد دوسرے خلفاء نے بھی مذکورہ احادیث پر عمل کرتے ہوئے خارجیوں سے جنگ کی۔ اس مذہب کے کچھ لوگ اب تک موجود ہیں اور ہر زمانے اور ہر جگہ کے اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے شرعی حکم ایک ہی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ